



سوال

(580) ماں کا چھوڑا ہوا ترکہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عورت ہے اس کے دو بیٹے ہیں ان میں سے ایک فوت ہو جانا ہے متوفی کے ترکہ میں سے جو سدس والدہ کو ملنا تھا اس کے متعلق وہ (والدہ) کہتی ہے کہ میں اس (سدس) کو یتیم بچوں سے نہیں لیتی بلکہ معاف کرتی ہوں۔ یاد رہے کہ اس عورت کے سدس مذکورہ کے علاوہ بھی کافی مال ہیں۔ تو چند سالوں کے بعد اس (عورت) کا انتقال ہو جانا ہے تو اس کا بیٹا (یتیم بچوں کا چچا) کہے کہ میرے بھائی کے ترکہ میں سے جو سدس میری والدہ کو ملنا تھا اس کو میرے حوالہ کر دو کیونکہ اس (والدہ) کا ترکہ مجھے ملنا ہے تو اس صورت میں کیا دادی کا معاف کردہ سدس کو بچے اپنے چچا کو واپس کریں گے یا نہیں؟ قرآن و سنت کی رو سے مسئلہ کو واضح کریں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صوۃ مسنولہ میں اگر یتیم بچوں کا چچا تسلیم کرتا ہے کہ اس کی والدہ سدس مذکور یتیم بچوں کو معاف کر چکی ہے نیز چچا موصوف اگر اعتراف کرتا ہے کہ اس کی والدہ کہہ گئی ہے میں سدس یتیم بچوں سے نہیں لیتی تو چچا موصوف اپنی والدہ کے معاف کردہ سدس کو طلب کرنے کا مجاز نہیں کیونکہ اس کی والدہ کا مذکور بالا تصرف کسی شرعی نص کے خلاف نہیں بلکہ

یس لَوْنَتْ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلْ نَأْتِفِقُ ثُمَّ تَرَىٰ نَحِيۡرَ فُلَانٍ وَلَدِيۡنِ وَ لَا تَزِيۡنُ وَ لَا يَمِيۡنُ وَ لَا مَسْكِيۡنِ وَ بَنِ لَسْبِيۡلٍ -- بقرة 215

”تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا خرچ کریں تو کہہ دے جو کچھ خرچ کرنا چاہو وہ ماں باپ کو اور قریبوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کو دو“ کا آئینہ دار ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

احکام و مسائل

وراثت کے مسائل ج 1 ص 401

محدث فتویٰ